بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلة

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) — قیمت از معاونین صہ — قادیان میں عہ — فی پرچہ ۲ر

مورخہ ۶ ۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیة والسلام مطابق ۱۲ ۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

نمبر (۵۰) — گورنمنٹ — قیمت از غرباء طلباء و غیر غائب عا ۱۲ — از بقیہ للعہ

چہ گویم بانو گرآئی چہادر قادیان مینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا مینی شفا مینی غرض دارالامان مینی

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا ۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنا لے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا ۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالے کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا ۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے مونہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوة کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوة میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں میں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمده از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عہ
معاونین درجہ اول جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم جن کو ۱۲ عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے
مابعد	للعہ
فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجراسے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نکرینگے اُن سے حساب مابعدلی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسکے پندرہ یوم اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہئیے تمام ترسیل زر بنام مینیجر یا محمد صادق ایڈیٹر و پروپرائیٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر الله ربی من كل ذنب و اتوب اليه ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانه لا يغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں ۔

کرکنندہ عاجز محمد حسین عفی اللہ عنہ

معذرت

چونکہ عاجز راقم آریہ سماج کے جلسہ کے سبب سے لاہور گیا ہوا تھا۔ جہاں بعض دیگر ضروری کاموں کے واسطے بھی کچھ ٹھہرنا پڑا۔ اور ایک دن امرتسر میں رہنا پڑا۔ اس واسطے میری غیر حاضری میں اخبار کا انتظام پورے طور پر نہ ہو سکنے کے سبب یہ اخبار بجائے ۱۲ صفحہ کے صرف ۸ صفحہ پر شائع ہو سکا ہے۔

شکریہ

جلسہ مذاہب کی رپورٹ مختصر طور پر اگلے صفحات میں درج ہے۔ بعض ضروری امور اگلے اخبار میں بھی اس کے متعلق درج ہوں گے اس جگہ نہایت ضروری ہے۔ کہ جماعت لاہور کا اس بات پر شکریہ ادا کیا جاوے کہ انہوں نے پہلے ہی سے بیرونی احباب کے واسطے مکان اور خوراک کا نہایت عمدہ انتظام کر کے پہلے سے ہی مختلف شہروں کے دوستوں کو بذریعہ خطوط کے اور نیز بذریعہ اخبار کے اطلاع کر دی تھی کہ وہ سب احمدیہ بلڈنگ میں اُتریں۔ احمدیہ بلڈنگ موچی دروازہ کے باہر ریل کی سڑک پر ایک شاندار عمارت ہے۔ جس میں ایک طرف مخدومی مکرمی خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے ایل ایل بی پلیڈر چیف کورٹ کا مکان ہے اور دوسری طرف مکرمی جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمنر پنجاب کا مکان ہے۔ ان مکانات میں احباب احمدیہ جو بیرونجات سے آئے تھے اور جن کی تعداد قریب سہ صد کے ہوگی۔ نہایت آرام کے ساتھ چار پانچ روز تک رہے ہر طرح کا سامان رہائش اور کھانے پینے کا نہایت عمدگی سے موجود تھا اللہ تعالے جماعت لاہور کو اس کا اجر خیر عطا فرماوے اور ان نئے مکانوں کو جو ڈاکٹر صاحب اور خواجہ صاحب نے بنائے ہیں بابرکت کرے اور ان کے دین اور مال و جاہ میں روز افزوں ترقی عطا فرماوے۔ آمین

سیالکوٹ سے آنیوالے دوست قریب چالیس کے تھے۔ اور ایسا ہی جہلم۔ گجرات۔ شاہ پور۔ کپورتھلہ جالندھر۔ لودیانہ۔ پٹیالہ وغیرہ علاقجات سے بہت سے دوست تشریف لائے تھے۔ قادیان سے حضرت مولوی نور الدین صاحب حضرت مولوی محمد علی صاحب۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ بشیر احمد صاحب۔ شیخ یعقوب علی صاحب اور دیگر بہت سے دوست تھے۔ عرب ابو سعید صاحب بھی اس موقعہ پر قادیان سے لاہور تشریف لے گئے تھے جہاں سے وہ گجرات اور پھر رنگون جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

شکایت

جہاں ہم احباب لاہور کے شکر گزار ہیں وہاں اس امر کی طرف بھی اشارہ کرنا نامناسب نہ ہوگا کہ آریہ صاحبان جو اصل میں اس قدر جماعت کے لاہور جانے کا باعث ہوئے تھے۔ انہوں نے ہمارے ساتھ بہت بدتہذیبی کا سلوک کیا کہ ہم کو بہت اصرار کے ساتھ اور کئی خطوط لکھ کر اپنے گھر میں بلا لیا اور اپنے گھر میں داخلہ کے واسطے ہم سے ہر فی کس ٹکٹ بھی وصول کیا اور پھر ہم کو اپنی تہذیب کا پورا یقین دلا کر ہم سے ایک ایسا مضمون (حضرت اقدس مسیح موعود) کا سنا جس میں ان کے بزرگوں کی تعریف کی گئی تھی۔ اور یہ سب کچھ کر کے آخری دن ہم کو اپنے سامنے بٹھلا کر ہمارے بزرگوں کو گالیاں دیں۔ اور ان کے حق میں سخت ہتک آمیز کلمات بول بول کر ہمارے دلوں کو زخمی کیا اور ہمیں سخت دکھ دیا۔ اس کی مفصل کیفیت اگلے اخبار میں درج ہوگی۔

مسافرخانہ احمدیہ امرتسر

امرتسر میں اتفاقاً ایک شب ٹھہر کر مجھے اس جگہ مسافرخانہ احمدیہ کے نہ صرف دیکھنے بلکہ اس میں ایک شب گذارنے کا موقعہ ملا۔ جو کہ وہاں کے چند دوستوں نے مل کر بنایا ہے۔ میرے خیال میں یہ بہت عمدہ بات ہے اس سے دوستوں کو بہت آرام ملتا ہے۔ جو دو آدمی وہاں ہر وقت رہتے ہیں وہ نرم دل اور خدمت گذار ہیں اپنا کام کرتے ہیں اور مسافرخانہ کی حفاظت کرتے ہیں۔ اگرچہ اس میں بعض باتیں قابل اصلاح بھی ہیں تاہم میں امید کرتا ہوں۔ کہ جماعت امرتسر پوری توجہ کے ساتھ اس کے انتظام کو باقاعدہ اور خاطر خواہ بنا وے گی۔

قومی توجہ کے لائق

مبارک ہیں وے جو اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو خدا تعالے کی راہ میں قربان کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا ان سے پیار کرتا ہے اور ان کی تجارت کو فائدہ مند کرتا ہے۔

لنگر

سب سے اول میں اس عرضداشت کی ذیل میں احباب کو چندہ لنگر کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو موجودہ مصارف میں سے سب سے زیادہ اہم ہے۔ لیکن چونکہ اس کا انتظام خاص حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھ میں ہے۔ اس واسطے اس کے لئے مدرسہ یا میگزین کی طرح کوئی ایسا مہتمم نہیں جو ماہ بماہ احباب کو اس کے واسطے یاد دہانی کراتا رہے۔ لنگر کے اخراجات بسبب کثرت آمدورفت احباب اور توسیع مکانات اور ضروری اخراجات کے دن بدن بڑھتے جاتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ ہر جگہ چندۂ لنگر کو خاص اہتمام کے ساتھ ماہ بماہ بخدمت حضرت اقدس ارسال کیا کریں۔ اور اس کے علاوہ چونکہ جلسہ سالانہ کے ایام قریب آتے جاتے ہیں اس واسطے لنگر کے لئے خاص یکمشت چندہ کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور جہاں جہاں انجمنیں بن چکی ہیں وہاں کے سکرٹریوں کو ابھی سے اس کا فکر کرنا چاہیئے۔ اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ سیالکوٹ[1] کے معزز احباب اس کام میں ہمیشہ سب سے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور اب کے بھی امید ہے۔ کہ ایسا ہی کریں گے۔ اور دوسری انجمنیں بھی ان کے اس نمونہ سے فائدہ اٹھائینگی۔ لنگر کا روپیہ وہ ہے۔ جو براہ راست اللہ کے رسول کے ہاتھ میں جاتا ہے۔ اور انہیں مبارک ہاتھوں سے خرچ ہوتا ہے۔

پیارو! یہ موقعہ کب تک تمہارے ہاتھ میں رہے گا۔

ضرورت

مجھے ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے۔ جو اخبار کی مضمون نویسی کے کام میں امداد دے سکے۔

محمد صادق ایڈیٹر بدر

[1] احباب سیالکوٹ نے قریب ایک ہزار چندہ جمع کرنیکی تجویز کر لی ہے جس میں سے نصف کے قریب وہ روانہ بھی کر چکے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۶ - ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۲ - دسمبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲ - دسمبر ۱۹۰۷ء - وقت صبح ساڑھے پانچ بجے -

۱ - انت منی بمنزلۃ النجم الثاقب -

ترجمہ - تو مجھ سے بمنزلہ اس ستارہ کے ہے جو قوت اور روشنی کے شیطان پر حملہ کرتا ہے -

۲ - انہم ما صنعوا ھو کید ساحر ولا یفلح الساحر حیث اتیٰ -

ترجمہ - جو کچھ انہوں نے بنایا ہے وہ ساحر کی تدبیر ہے اور ساحر کسی راہ سے آئے وہ کامیاب نہیں ہوگا -

۳ - انت منی بمنزلۃ روحی -

ترجمہ - تو مجھ سے بمنزلہ میری روح کے ہے -

۴ - انت منی بمنزلۃ النجم الثاقب

ترجمہ - تو مجھ سے بمنزلہ اس ستارہ کے ہے جو قوت اور روشنی کے ساتھ شیطان پر حملہ کرتا ہے -

۵ - جاء الحق وزھق الباطل -

ترجمہ - حق آگیا اور باطل بھاگ گیا -

بدر میں خبریں ہوا کریں گی

بدر میں خبروں کے متعلق جو تحریک ہوئی تھی اس کے جواب میں بہت سے خطوط مختلف اطراف سے میرے پاس پہنچے ہیں جن میں بالاتفاق یہ امر منظور کیا گیا ہے اور بدلائل ضروری قرار دیا گیا ہے کہ بدر میں دنیوی خبریں ہوں - اب یہ امر تو طے ہو گیا کہ خبریں ہوں - اور دوسرا امر یہ ہے کہ ان خبروں کیواسطے الگ اوراق لگائے جائیں - یا انہیں اوراق میں سے خبروں کے واسطے دو چار اوراق خاص کئے جاویں - اکثر دوستوں کی تو یہ رائے ہے - کہ اوراق الگ لگائے جاویں اور قیمت زیادہ کی جائے کیونکہ جب دوسری دنیوی اخبار کو بند کر دیا جائے گا - تو وہی قیمت بلکہ اس کا بھی کچھ حصہ اس کام میں دینا احباب کو مشکل نہ ہوگا - بعض دوستوں کی یہ رائے ہے کہ قیمت کا زائد ادا کرنا شائد بعض دوستوں کے واسطے مشکل ہو جانے میں ان سب باتوں پر غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہوں - کہ موجودہ اوراق دینی مضامین کے واسطے بمشکل کافی ہیں ان میں سے کچھ لے لینا مناسب نہ ہوگا - اس واسطے دنیوی اخبار کے واسطے چار صفحات الگ بڑہائے جاویں - ان میں نہ صرف سادہ خبریں ہوں بلکہ واقعات پر رائے بھی ہو - اور جو اہم امور ملک اور اہل وطن کے سامنے پیش ہوں مثلاً سودیشی - تقسیم بنگالہ کانگریس جیسے امور میں بلحاظ سلسلہ احمدیہ کے مفصل مضامین ایڈیٹوریل یا نامہ نگاروں کے خطوط کے رنگ میں ہوں - ان امور کے واسطے چار صفحوں سے بھی کم کیا ہونا چاہیئے - اس صورت میں اخبار بجائے ۱۲ صفحہ کے ۱۶ صفحہ کا ہو جائیگا - اور قیمت بھی اسی نسبت سے بجائے للعہ کے مبلغ للعہ ہوگی لیکن میرا خیال ہے - کہ اس میں اتنی سہولت اور رکھی جائے - کہ جو دوست خبروں کے اوراق کو نہ لینا چاہیں وہ وہی قیمت مبلغ للعہ ادا کریں - اگرچہ اس میں دفتر کا کام بڑھ جاتا ہے کہ اخبار دو طرح بند کیا جاوے اور حساب کے دو رجسٹر الگ کھولے جاویں اور چٹیں بھی الگ الگ چھاپی جاویں - تاہم غریب لوگوں کی سہولت کے واسطے یہ ضروری ہے کہ یہ تکلیف دفتر اٹھائے اور انکو اخبار صرف تین روپیہ میں ہی بھیجتا رہے - جس میں خبروں کے اوراق درج نہوں گے ہاں جو صاحب یکدفعہ قیمت ادا نہ کر سکیں ان کیواسطے یہ سہولت بھی میں رکھنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنی قیمت سال میں دو دفعہ یا چار دفعہ ایک ایک روپیہ کر کے ادا کر دیا کریں مگر ایسے صاحبان کو چاہیئے کہ وہ پہلے سے ان امور کے متعلق اطلاع دیا کریں تاکہ ان کے نام وی پی نہو اور ان کے حساب کی یادداشت الگ رکھی جائے

اب چونکہ یہ امر طے پا چکا ہے اس واسطے جنوری کا پہلا پرچہ ۱۶ صفحہ پر شائع ہوگا اور وہی پرچہ احباب کیخدمت میں بذریعہ وی پی للعہ کیواسطے ارسال کیا جاویگا - جو صاحبان سردست وی پی وصول نہ کر سکتے ہوں وہ فوراً مطلع فرماویں تا ایسا نہو کہ وی پی واپس آئے اور کارخانہ کو نقصان پہونچے

رپورٹ جلسہ مذاہب لاہور

جلسہ آریہ یہ جلسہ آریہ سماج وچھو والی لاہور نے اپنے سالانہ جلسہ کے بعد ۲۔۳۔۴ دسمبر کو منعقد کیا تہا۔ جلسہ روزانہ بعد از مغرب ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک ہوتا تہا۔ ہر ایک لیکچرار کے واسطے ۱ گھنٹے مقرر تھے کل ۵ لیکچر ہوئے۔ جن میں چار مذاہب کیطرف سے تقریریں ہوئیں۔ ۱۔ ہندو (سناتن اور آریہ) ۲۔ عیسائی۔ ۳۔ برہمو ۴۔ مسلمان۔ چونکہ یہ جلسہ آریوں کا تجویز کردہ تہا۔ اور انہیں کا مکان تہا انہوں نے ہی پہلے سے مضمون مقرر کیا تہا اور ان سب باتوں سے انہوں نے بہت سے ناجائز فائدے بھی حاصل کئے اور دیگر مذاہب کے ساتھ وہ بہت بے مروتی اور بدتہذیبی سے پیش آئے۔ اس واسطے یہ درست ہوگا اگر اس کو بجائے جلسہ مذاہب کے جلسہ آریہ ہی کہا جاوے۔

مکان جو مکان اس جلسہ کے واسطے آریوں نے تجویز کیا تہا وہ لاہور کے تنگ و تاریک کوچوں کے درمیان تہا اور اس کی وسعت بہت ہی کم تھی۔ بمشکل دو ہزار آدمی کی نشست کی گنجایش تھی۔ باوجود فی کس ۴ ٹکٹ کے وصول کرنے کے سامعین کیواسطے بیٹھنے کے واسطے عمدہ جگہ نہ تھی۔ سب لوگ جوتیوں سمیت فرش پر ایک دوسرے کے ساتھ دبے پڑے تھے اخبار کے رپورٹروں کے واسطے کوئی خاص میز نہ لگایا تہا

سناتن دہرم پہلی تقریر ایک سناتن دہرمی صاحب کی تھی جن کا نام پنڈت سترا پہری صاحب تہا پنڈت صاحب نے جب اثنائے تقریر میں دیانند کی خبر لینی شروع کی تو آریوں نے بڑی طرح ہنسا اور کہانسا شروع کیا اور شور و غل مچا دیا۔ اور جب پنڈت صاحب کا وقت ایسے ہی شور و غل کے سبب ختم ہوگیا اور ایک دو صفحے باقی رہ گئے تو باوجود پنڈت صاحب کے اصرار کے ان کو وہ دو صفحے پڑھنے کی اجازت نہ دیگئی۔ جو مذہبی جلسہ میں بد اخلاقی کی ایک عجیب مثال ہے۔ پنڈت صاحب کی تقریر کا خلاصہ یہ تہا۔ کہ وید الہامی کتاب ہے اور ایسا ہی اور کتب بھی الہامی اور مقدس ہیں۔ جیسا توریت۔ زبور۔ انجیل قرآن شریف لیکن وید سب سے پہلے اور سب سے زیادہ مکمل ہیں۔ وید کے نہ بھی خاص اثر رکھتے ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں بہشت میں حوروں کا ہونا۔ خدا تعالے کا آسمان پر ہونا وغیرہ اس سے کچھ ہیں ایسا ہی وید میں بھی موجود ہیں مسلمانوں میں بڑے بڑے پوتر لوگ گذرے ہیں جیسا کہ خواجہ معین الدین چشتی وغیرہ۔ گرو گرنتھ بھی الہامی کتاب ہے۔ کلام الٰہی میں اگر بظاہر کسی کو اختلاف معلوم ہوتا ہے تو وہ سب لے سمجھی کے باعث ہے، ورنہ دراصل اختلاف نہیں۔ قرآن شریف وغیرہ کتب پر جو اختلاف کا اعتراض کیا جاتا ہے ایسے اختلاف خود وید میں موجود ہیں۔ وید اہل ہنود کی الہامی کتاب ہے ایسا ہی دیگر ممالک اور اقوام کی کتب کا الہامی ہونا ممکن ہے۔ ویسے دیانند نے نیوگ نکالا یہ غلط ہے۔

عیسائی پنڈت صاحب کا لیکچر آریوں نے ناتمام بند کر دیا۔ ان کے بعد عیسائی صاحبان کی باری آئی جن کے دو لیکچرار یکے بعد دیگرے اُٹھے اور ایک ایک گھنٹہ تقریر کی پہلے صاحب پادری علی بخش تھے، اور دوسرے پادری ٹھاکر داس تھے۔ ہر دو نے تہذیب کے ساتھ عمدگی سے اپنی تقریر کو ختم کیا۔ مگر افسوس ہے کہ بلحاظ عقاید اور دلائل کے ہر دو ایک دوسرے کے مخالف تھے۔ پادری علی بخش صاحب یورپ امریکہ کی اعلیٰ تنقید کی نئی روشنی سے بہت متاثر معلوم ہوتے تھے۔ مگر ٹھاکر داس کوئی پُرانے سناتنی پادری معلوم ہوتے تھے۔ جن کے نزدیک بائیبل لفظاً الہام الٰہی اور اس کے سوائے اور کوئی الہام الٰہی نہیں ہے۔ پادری علی بخش صاحب نے فرمایا۔ کہ الہام وہی ہے جو انسان کے دل پر ایک تحریک وارد ہوتی ہے جس میں الفاظ نہیں ہوتے صرف معانی ہوتے ہیں۔ وید کو اگر ابتدائی الہام مانا جائے تو ان معنوں سے یہ بات درست ہو سکتی ہے کہ بچے کو ابتدا میں الف بے تے سکہلائی جاتی ہے۔ انجیل نے الہام کی تکمیل کی اور آیندہ ہم ایک ایسے الہام کے انتظار میں ہیں جو سورج کی طرح چمکنے والا ہوگا اور اس کے سامنے گذشتہ الہام مثل ستاروں کے ہوں گے۔ انجیل میں عالمگیر گناہ کا عالمگیر علاج تبلایا گیا ہے۔ مسیح کی زندگی پاک تھی اس نے معجزات دکہائے۔ مر کر جی اُٹھا۔

پادری ٹھاکر داس صاحب نے فرمایا الہام کیواسطے زندہ خدا کا ہونا ضروری ہے۔ بولنا روح میں لازمی ہے لیکن انسان کے سامنے خدا صوری شکل میں ہو کر بولے (بھلا یسوع تو تمہارے نزدیک صوری شکل میں ظاہر ہو گیا لیکن عہد نامہ قدیم کے انبیاء کو الہام کس طرح ہوتا تہا ایڈیٹر) یہ ضروری ہے۔ وید اور قرآن بائبل کے الہام کے مخالف ہے (آنحضرت) محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) کو بغیر وحی کے کچھ خبر نہ ہوتی تھی۔ (انبیاء خدا کی طرح عالم الغیب نہیں ہوتے۔ مسیح صاحب سے بھی جب قیامت کے متعلق سوال کیا گیا تو اُس نے جواب دیا۔ کہ اس گھڑی کو سوائے باپ کے کوئی نہیں جانتا۔ ایڈیٹر) جانوروں کی قربانی کے عوض مسیح کفارہ ہوگیا۔ ولادت مسیح سے پیشتر ہر جگہ بُت پرستی تھی سوائے یہود کے۔ بائیبل کے مذہب اور اجبار میں الٰہی تاثیر تھی۔

برہمو مذکورہ بالا تقریریں روز اول کی ہیں۔ دوسرے روز پہلے ایک برہمو صاحب شری پرکاش دیو نام کی تقریر ایک گھنٹہ کے لئے ہوئی۔ انہوں نے فرمایا۔ جیسا کہ دنیوی انتظام کے واسطے قانون کی ضرورت ہے، الہام کا کتاب میں لکھا جانا ضروری نہیں۔ بہت بڑی کتاب الہامی صحیفہ نیچر ہے (لیکن کیا اس کتاب کے پڑھنے کے واسطے کسی استاد کی ضرورت نہیں اور جو کچھ استاد نے فرمایا اس کو ضبط تحریر میں لانا ضروری نہیں ایڈیٹر) برہموؤں کے متعلق یہ غلط مشہور ہے۔ کہ وہ کسی الہامی کتاب اور نبی کو نہیں مانتے۔ خدا تعالے کے مختلف صفات کی طرف نظر نہ کر کے آجکل کے دہریہ خدا پرستوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ شلاً خدا رحیم و کریم ہے۔ تو زلازل اور مصائب کیوں وارد کرتا ہے۔ ان کے جواب میں اس طرح کی مثال کافی ہوگی۔ کہ ایک شخص جب سفر سے اپنے گہر میں واپس آتا ہے۔ تو بچے کو پیار کرتا ہے۔ ماں باپ کو سلام کرتا ہے۔ بہائی سے بغلگیر ہوتا ہے۔ بیوی کو محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ سب اس کے آنے سے خوش ہوتے ہیں۔ پر دشمن جل بھن جاتا ہے اور دکہ اُٹھاتا ہے۔ ہم الہام کو ختم نہیں سمجھتے تمام مذاہب کے پیروں کو ہم گلے لگاتے ہیں۔

مسلمان برہمو صاحب کا لیکچر ایک گھنٹہ میں ختم ہوا اور اس کے بعد اسلام کی طرف سے حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود کی تقریر شروع ہوئی۔ جس کو پہلے حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے تہوڑا سا حصہ پڑہا اور اُس کے بعد ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اللہ تعالے کے فضل و احسان سے ختم کیا۔ اس مضمون پر دو گھنٹے سے کوئی پندرہ منٹ زاید خرچ ہوئے۔ جس پر بعض آریہ تلملاتے رہے لیکن سامعین کے لحاظ سے ان کو خاموش رہنا پڑا۔ یہ لیکچر الگ چھپا ہے اور اس کے ساتھ کچھ تتمہ لگایا جائے گا۔ جس میں آریوں کی نیش زنی کا جواب ہوگا۔ مختصر طور پر اس مضمون کی سرخیاں یہ ہیں۔

خدا تعالےٰ کا شکر ہے جو ہمارے تمام ذرات ۔ قوتون اور روحون کا خالق اور قائم رکھنے والا ہے ۔ پھر شکریہ گورنمنٹ الہامی کتاب کے متعلق سوال کا جواب دینے کے لئے لوگون کی تقسیم یہ ہوسکتی ہے ۔

(۱) منکران صانع عالم ۔ اُن کے نزدیک کوئی الہامی کتاب نہین ۔

(۲) وہ لوگ جو مادہ اور رُوح کو مخلوق الٰہی نہین مانتے ۔ جب خدا اور بندہ کی روح مین کوئی ربط نہین ۔ تو پھر الہام ناممکن

(۳) جو کہتے ہین کہ انسان کے دل مین جو کچھ آتا ہے وہی الہام ہے

(۴) جو کہتے ہین کہ قوئے انسانی کافی ہین ضرورت الہام نہین ۔

(۵) جو کہتے ہین ۔ کہ خدا پہلے بولتا تھا مگر اب نہین ۔

ہمارا مذہب

خدا سچ ہے الہام سچ ہے ہر ملک اور قوم مین ملہم اور پیغمبران الٰہی ہوئے ہین کرشن اور رامچندر انبیاء ہند تھے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے کامل نبی تھے ۔ آریون سے ہماری صلح اس طرح ہوسکتی ہے ۔ کہ جیسا کہ ہم نے ان کے بزرگون کو مقدس اور پیغمبر مان لیا ہے اور ان کی عزت کرتے ہین وہ بھی ہمارے بزرگ انبیاء بالخصوص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی مقدس اور نبی مان لین تا باہمی اتحاد اور صلح کے لئے ہم نے قدم اُٹھایا ہے اس مین وہ بھی شریک ہو کر اس تفرقہ کو دور کرین ۔ جو ملک کو کہا تا جاتا ہو ہم ان سے کوئی ایسا مطالبہ نہین کرتے جس سے ہم نے پہلے خود حصہ نہین لیا ہو سچی صلح اور کینون کے دور کرنے کے لئے صرف اس قدر کافی ہے ۔ کہ جیسا کہ ہم آپ کے بزرگ اوتارون اور رشیون کو صادق مانتے ہین ۔ اسی طرح آپ بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق مان لین اور اس اقرار کا آپ ہماری طرح اعلان بھی کردین (آریون نے تو اس صلح کا جواب خوب دیا کہ دوسرے ہی روز اپنے لیکچر مین تمام انبیاء کے حق مین گندی گالیون کے ساتھ سخت بے حیائی سے مونہہ کھولا اور مسلمانون و عیسائیون کے جگر پاش پاش کر دئے ۔ افسوس ! ایڈیٹر) قرآن شریف مین مذہبی جہاد کے واسطے کوئی حکم نہین ۔ سوائے اس کے کہ جن کفار نے مسلمانون کو سخت دُکھ دیا اور ان کو ان کے گھرون اور وطنون سے نکالدیا اور پھر بھی شرارت سے باز نہ آئے اور مسلمانون کے قتل کے درپے ہوئے ان کے ساتھ جنگ کرنے کی اجازت دیگئی ۔ مسلمانون کو لڑائی کی اجازت اس وقت دیگئی تھی جبکہ وہ ناحق قتل کئے جاتے تھے اور خدا کی نظر مین مظلوم ٹھہر چکے تھے ۔ علاوہ اس کے اسلام مین جنگ جائز نہ تھا بلکہ کفار کو پناہ دی جاتی تھی اور اس آخری زمانہ کے متعلق تو احادیث نبوی مین پیشگوئی ہے ۔ کہ جب مسیح موعود آوے گا ۔ تو وہ دنیا مین صلحکاری کا پیغام دے گا اور جنگ موقوف کر دیگا یعنی ملا لوگون کی غلط کاریون سے جو دینی جنگ کئے جاوین گے ان کی رسم دور کر دے گا ۔

خدا کے کلام مین یہ ضروری امر ہے کہ وہ انسانی کلام سے صریح مابہ الامتیاز رکھتا ہو ۔ پھر الہامی کتاب مین الٰہی طاقت کا پایا جانا ضروری ہے ۔ کسی کتاب کا صرف پرانا ہونا اس کے الہامی ہونے کا ثبوت نہین ہوسکتا ۔ الہامی کتاب ہونے کے مقدمہ مین صرف اسی کتاب کے حق مین ڈگری ہوگی جو انسانی کلام کے مقابل پہ کوئی مابہ الامتیاز پیش کرے ۔ وہ امتیازی نشان اب صرف قرآن شریف مین پایا جاتا ہے ۔ گو ممکن ہے کہ یہ خوبیان دیگر کتب مین پہلے زمانہ مین ہون لیکن وہ موجودہ حالت کے لحاظ سے اس شاہی قلعہ کی طرح ہین جو خالی اور ویران پڑا ہے اور دولت اور فوجی طاقت سب اس مین سے کہیں اُٹھ گئی ہے ۔ قرآن شریف مین امتیازی خوبیان یہ ہین (۱) قرآن کی کامل پیروی سے انسان خدا سے ہمکلام ہو جاتا ہے ۔ مین ان قرآنی برکات کو صرف قصہ کے طور پر بیان نہین کرتا بلکہ مین وہ معجزات پیش کرتا ہون ۔ جو خود مجھے دکھائے اور ان کی تعداد ایک لاکھ سے زائد ہے وہ زلزلے جو زمین پر آئے ۔ اور وہ طاعون جو دنیا کو کھا رہی ہے وہ انہین معجزات مین سے ہے ۔ مین نے ان آفات کے نام و نشان سے پچیس برس پہلے ان کی خبر دی تھی اور ابھی بس نہین بلکہ بعض نئی باتین بھی ہین اور ایک سخت اور خوفناک قسم کی طاعون بھی ظاہر ہونے والی ہے اور ایک زلزلہ بھی زلزلے آنے والا ہے ۔ جو ناگہانی طور پر آوے گا اور سخت آوے گا اگر دُنیا کے لوگ خدا سے ڈرین اور توبہ آفات ٹل بھی سکتی ہین کیونکہ خدا زمین و آسمان کا بادشاہ ہے وہ اپنے حکمون کو جاری بھی کر سکتا ہے اور ٹال بھی سکتا ہے بلاؤن کے ٹالنے کے لئے یہ ضروری نہین کہ لوگ مسلمان ہو جائین کیونکہ مذہبی غلطیون کے مواخذہ کے لئے قیامت کا دن مقرر ہے ۔ ہان یہ ضروری ہے کہ لوگ بد چلنی سے باز آوین ۔ پاک نبیون کی نسبت بدزبانی سے پیش نہ آوین غریبون پر ظلم نہ کرین ۔ صدقہ خیرات کرین ۔ خدا کے ساتھ کسی کو برابر نہ کرین ۔ تکبر اور شرارت کو چھوڑ دین ۔ امن دہ گورنمنٹ کے برخلاف پوشیدہ منصوبے نہ سوچین خدا سے ڈرین ۔ ایسا ہی ایک عظیم الشان نشان یہ ہے کہ آج سے ۲۰ سال پہلے مین اکیلا اور گمنام تھا ۔ جب خدا نے مجھے کہا کہ مین تجھے لوگون کا امام بناؤن گا اور دُور دراز لوگ تیرے پاس آوین گے ۔ بعض نشان قادیان کے آریون نے خود مشاہدہ کئے ہین جن کے لالہ ملاوامل آریہ اور شرمپت آریہ گواہ ہین ۔ غرض قرآن شریف کی زبردست طاقتون مین سے ایک یہ طاقت ہے کہ اس کی پیروی کرنے والے کو معجزات اور خوارق دئے جاتے ہین ۔ اور ان کا کوئی مقابلہ نہین کر سکتا چنانچہ مین یہ دعوےٰ رکھتا ہون اور بلند آواز سے کہتا ہون کہ اگر دنیا کے تمام مخالف کیا مشرق کے اور کیا مغرب کے ایک میدان مین جمع ہو جائین اور نشانون اور خوارق مین مجھ سے مقابلہ کرنا چاہین ۔ تو مین خدا تعالےٰ کے فضل اور توفیق سے سب پر غالب رہونگا

(۲) خود قرآن شریف معجزات سے بھرا ہوا ہے اسلام کی ترقی اور شوکت کی قبل از وقت خبر دی گئی ۔ شق القمر کا معجزہ ظاہر ہوا ۔ کفار نے یہ معجزہ دیکھا اور قرآن شریف خود ان کو گواہ قرار دیتا ہے ۔ جو سخت دشمن تھے ۔ اگر یہ معجزہ واقع نہوا ہوتا ۔ تو مکہ کے مخالف لوگ اور جانی دشمن کیون خاموش بیٹھ رہتے ۔

۳ ۔ قرآن شریف کے ذریعہ سے خدا تعالےٰ اپنے عالم اور قادر ہونے کا زندہ ثبوت دیتا ہے (۴) قرآن شریف کی اعلےٰ خوبیون مین اس کی تعلیم ہے ۔ جو انسانی فطرت اور انسانی مصالح کے سراسر مطابق ہے (۵) قرآن شریف نے نجات کی حقیقی اور ابتلائی مسئلہ ہے ۔ کہ انسان کو اس وقت نجات یافتہ کہہ سکتے ہین ۔ کہ جب اس کے تمام نفسانی جذبات جل جاوین ۔ اور اس کی رضا رضاء خدا کی رضا ہو جائے اور وہ خدا کی محبت مین ایسا محو ہو جائے ۔ کہ اس کا کچھ بھی نہ رہے ۔ سب خدا کا ہو جائے اور تمام قول اور فعل اور حرکات اور سکنات اور ارادات اس کے خدا کے لئے ہو جاوین اور وہ دل مین محسوس کرے کہ اب تمام لذات اس کی خدا مین ہین ۔ جب انسان کی رُوح خدا کے آستانہ پر نہایت محبت اور عاشقانہ تپش کے ساتھ گر کر لازوال آرام پالیتی ہو اور اس کی محبت کے ساتھ خدا کی محبت تعلق پکڑ کر اس کو مقام محویت پر پہنچا دیتی ہے ۔ تب اس کیفیت کا نام جو اسکو ملتی ہے ۔ نجات رکھا جاتا ہے اور شفاعت کی فلاسفی بھی یہی ہے کہ شفع عربی زبان مین جفت کو کہتے ہین ۔ جو شخص ایک پاک فطرت اور کامل انسان سے ایسا تعلق حاصل کرتا ہے کہ گویا اسکی جزو ہے ۔ تو اس کے انوار سے حصہ لیتا ہے ۔

ہمارا اور ان بزرگون کا جو ہم سے پہلے گذر چکے ہین یہ چشمدید واقعہ اور ذاتی تجربہ ہے ۔ کہ قرآن شریف اور

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی مین جو اخلاص اور صدق قدم سے ہو یہ خاصیت ہے۔ کہ آہستہ آہستہ خدائے یگانہ واحد لاشریک کی محبت دل مین بیٹھتی جاتی ہے (اخیر مین تمام مضمون کا خلاصہ چند اوراق مین ہے)

آریہ ہندو

اس کے بعد دوسرے دن صرف آریون کیطرف سے مضمون تہا کیونکہ سکھ صاحبان نے آنا پسند نہین کیا تہا آریون کے لیکچرار ڈاکٹر چرنجیو صاحب تھے۔ اب مین کیا بیان کرون کہ اس آریہ صاحب نے کیا کہا اور کیا نہ کہا۔ حضرت مسیح موعود نے صلح کا جو پیغام دیا تہا کہ ہم تمہارے بزرگون کو نیک اور ولی اور پیغمبر مانتے ہین تم ہمارے بزرگون کو ایسا ہی نیک کہو اور ان کی ہتک کر کے ہمارے دل نہ دکہاؤ۔ اس پیغام کے جواب مین آریہ صاحب نے خدا کے ان برگزیدہ نبیون کے حق مین جن کا ذکر بائیبل اور قرآن شریف مین ہے ناپاک گالیان سنائین اور ہمارے مسلمانون کے دلون کو اپنی تیز زبانی کی چھری سے ایسا زخمی کیا کہ اگر مسلمان حد درجہ کے صبر سے کام نہ لیتے تو معلوم نہین تہا کہ کیا کا کیا ہو جاتا۔ افسوس تجھ پر اے آریہ قوم کہ اس قدر بیہودہ کرین کہا کرہی تجھے عقل نہ آئی اور تو نے تہذیب نہ سیکھی۔ آریون کے پریزیڈنٹ روشن لعل صاحب بیرسٹر نے معذرت کی کہ یہ لیکچر ہم نے پہلے سے دیکھا نہ تہا مگر یہ معذرت اب بدتر از گناہ ہے وہ لیکچر کے دوران مین بھی لیکچرار کو روک سکتے تھے۔ کیا ایسی ہی کرتوتون سے یہ آریہ لوگ مسلمانون کے ساتھ صلح کرنا چاہتے ہین آریہ صاحب نے پہلے اپنی من گھڑت چند قواعد بنائے۔ کہ الہامی کتب مین آٹھ شرائط ہونی چاہئین۔ کہ وہ سب سے پرانی ہو۔ اول تو وید کوئی بہت پرانے نہین ژند وستا اس سے بھی پرانے ہین اگر بالفرض پرانے ہون بھی تو کیا پرانا ہونا کوئی الہامی ہونے کی دلیل ہو سکتی ہے۔ ہان اگر نعوذ باللہ خدا نعوذ پر کلام کرنے کا کوئی دورہ آتا ہو۔ کہ ایک وقت مین وہ کلام کر سکتا ہو۔ اور پھر ہزارون سال تک وہ کلام کرنے سے عاجز ہو جاتا ہو۔ تب یہ دلیل شاید کام آسکتی۔ پھر ایک دلیل یہ پیش کی کہ اس مین کوئی تاریخی قصہ نہو۔ اگرچہ ویدون مین باپ دادون کے ذکر اور اندر کے قصے اور گئو کے قصے اور دیگر بہت سے افسانے موجود ہین۔ مگر کیا خدا تعالےٰ دنیا کی تاریخی حالات سے ناواقف ہے۔ ہان اگر یہ مانا جاوے۔ کہ دنیا کی تاریخی واقعات سے بے خبر ہونا خدا تعالیٰ کی صفت لازمی ہے تب اگر کسی کتاب مین کوئی تاریخی واقعہ ہو۔ تو وہ خدا کی کتاب نہین مانی جاسکتی۔ کیونکہ پھر یہ امر صفت خداوندی کے برخلاف ہو جائے گا۔ لیکن وہ خدا جو سب کچھ جانتا ہے وہ تاریخی واقعات سے کیون آگاہ نہین اور ان کا ذکر اس کے کلام مین کیون اس کے شان کے برخلاف ہے پھر ایک دلیل یہ پیش کی۔ کہ اس مین خلاف قانون قدرت کچھ نہ ہو۔ یہ بات تو صحیح ہے۔ مگر کیا آریہ صاحب نے تمام قانون قدرت کا احاطہ کر لیا ہے۔ کہتے ہین کسی انگریز نے کسی پرانے بادشاہ کے دربار مین ریل کا ذکر کیا تہا کہ ایسی سواری یورپ مین ایجاد ہوئی۔ کہ کلکتہ سے دہلی تک تین دن مین پہونچ سکتے ہین تو اس پر بڑا مضحکہ اڑا اور اس بات کو خلاف عقل اور خلاف قانون قدرت بتلایا گیا۔ سائنس کی ترقی کا خود اس زمانہ مین یہ حال ہے۔ کہ آج جس بات کو خلاف عقل اور خلاف قانون قدرت بتلایا جاتا ہے کل سائنس دان اور نئے سوجب۔ اسی کو عین قانون اور سائنس بتلاتے ہین۔ بڑا اعتراض جو اس ذیل مین آریہ صاحب نے بائیبل اور قرآن پر کیا وہ ولادت مسیح تہا۔ مگر افسوس ہے کہ ویدجن رشیون پر نازل ہوئی بتلائی جاتی ہے ان کا نہ باپ مانا جاتا ہے اور نہ مان اور وہ تھے بھی چار۔ چار اکٹھے بلکہ ان کے ساتھ اور بھی ہزارون انسان خدا نے بغیر مان اور بغیر باپ کے پیدا کر دیے اور کوئی امر خلاف قانون قدرت اور خلاف عقل نہوا لیکن حضرت عیسےٰ کی ولادت قابل اعتراض ہوگئی۔ ایک شرط الہامی کتاب کی آریہ صاحب نے یہ بیان کی تہی کہ جس پر نازل ہون وہ پوتر اور پاک ہون۔ وید کے رشیون کی تو کچھ خبر نہین کہ کون تھے۔ بجائے ان کو پاک اور پوتر ثابت کرنے کے آریہ صاحب نے بائبل اور قرآن شریف مین مذکورہ انبیاء کے نام لے لے کر اور ایک ایک کو گن گن کر وہ گالیان سنائین۔ کہ الامان! اعتراض بھی وہ تھے جن کے جواب ہزار بار دیئے جا چکے ہین۔ افسوس ہے کہ آریہ صاحب نے اس بات کا کچھ بھی لحاظ نہ کیا کہ مسلمانون اور عیسائیون نے کس تہذیب کے ساتھ اپنی تقریرین پیش کی تہین اور کس قدر اخوت اور محبت کی بنیاد باندہی تہی۔ کیا اس کا جواب ایسے ہی ناپاک اور آزار دہ الفاظ مین مناسب تہا۔ کیا ایسی تہذیب کو دل مین رکھ کر انہون نے بار بار حضرت اقدس مرزا صاحب کی خدمت مین خط لکھے تھے۔ کہ آپ ضرور مضمون بھیجو بڑی تہذیب سے گفتگو ہوگی۔ کیا انہین گالیون کے سننے کے واسطے ہم مسلمانون سے بہ ٹکرار بہر وصول کئے گئے تھے۔ اور کیا اسی شائستگی کا نمونہ دکہانے کے واسطے ہم لوگون کو دور و نزدیک سے بلایا گیا تہا کہ ہم اپنے کامون مین حرج کر کے اور سفر کی تکلیف اور خرچ برداشت کر کے اپنے مقدس باپ دادون کے حق مین ناپاک کلمات سنین۔ افسوس صد ہزار افسوس۔ اے آریہ قوم! کہ تیرے طرز و طریق ظاہری گورنمنٹ کے سامنے بھی باغیانہ ٹھہرے اور روحانی گورنمنٹ کے سامنے بھی تو شوخی اور بے باکی سے باز نہ آئی۔

ایک قہری نشان

۲۔ دسمبر ۱۹۰۷ء۔ کو جب حضرت کا مضمون جلسہ مذاہب مین پڑہا جا رہا تہا اور اس مین آیندہ زلازل کے متعلق پیشگوئی سنائی گئی تہی تو بعض آریہ اس پر ہنسنے لگے۔ قدرت خدا اس سے دوسرے ہی دن ۴ر دسمبر ۱۹۰۷ء کو ۱۲ بجے کے قریب سخت زلزلہ آیا جو ہمنے لاہور مین محسوس کیا تہا اور اس کے متعلق مرزا رحیم بیگ صاحب دہرم سالہ سے تحریر فرماتے ہین کہ وہ دو جھٹکے زلزلے کے محسوس ہوئے۔ جو ۴۔ اپریل کے بعد تمام زلازل سے شدید تہا۔ اگر ایک دہکہ اور لگتا تو یقین تہا کہ تمام عمارات جو از سر نو طیار کی گئی ہین مسمار ہو جاوین۔ پہاڑ بھی بہت جگہ سے ٹوٹ گیا ہے۔ کئی مکان معیوب ہو گئے ہین۔

اخبار مین لکھا ہے۔ کہ اس زلزلہ سے چمبہ مین بھی بہت نقصان ہوا ہے۔ نگروٹہ کے قریب بہت سے گھر گر پڑے ہین اور کانگڑہ مین سات مختلف مقامات سے طبعین سوہ ہوئین کے بادل اُٹھے۔

کہان گئے پروفیسر اوموری صاحب جو کہتے تھے۔ کہ اب یہان کسی زلزلے کا خوف نہین۔ کیا پروفیسر جاپانی کی بات سچی ہوئی یا خدا کا کلام۔؟

وی پی آتی ہین

جنوری کا پہلا پرچہ وی پی ہو گا

۱۹۰۸ء کی قیمت کی وصولی کیواسطے ماہ جنوری کا پہلا پرچہ ناظرین کی خدمت مین بذریعہ وی پی ارسال ہوگا وی پی مبلغ للعہ کا ہوگا لیکن جو صاحبان دنیوی خبرون کا حصہ نہ لینا چاہین وہ ابھی سے مطلع فرمادین ورنہ وی پی مبلغ تین روپیہ کا کیا جاویگا اس کیمتعلق مفصل صفحہ ۲ پر ملاحظہ ہو۔

ضرورت نکاح

۵ - مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں مددخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں۔ وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۹ - گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدیں شرائط لڑکا احمدی صحیح النسب مغل انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

الراقم - ن ۔ ۔ - خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔

۱۱ - ضلع گوجرانوالہ - سیالکوٹ میں سے مندرجہ ذیل اوصاف کا لڑکا چاہیئے۔ مخلص احمدی - والدین احمدی - قوم کا درزی خوبصورت عمر ۱۷ یا ۱۸ سال خواندہ - خواہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو - بہر صورت خواندہ ہو - آمدنی ۵ روپیہ ماہوار سے اوپر ہو - خط ملفوف ہو

المشتہر - عبد اللہ درزی احمدی جھنڈو ساہی ڈسکہ سیالکوٹ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر کی ایجنسی سے خریدو

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضرور ہدایتیں دی ہیں۔

قیمت ۴ر

نور الدین مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامتہ - دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے مخالفین اسلام کیلئے حجت ہے۔ قیمت ۸ ۰ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

قیمت غلامی ۲ر عصمت انبیاء ۲ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح [illegible]

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے - احمدی اور غیر احمدی سب کیلئے مفید ہے۔ چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے۔

مجلد ۱۲ر غیر مجلد صر ولایتی کاغذ پر مجلد ۱۲

درثمین مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس کی آجتک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے۔ کہ آئندہ جو نظمیں ہیں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔

قیمت مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی - سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ار

اسلام کی پہلی کتاب مصنفہ ماسٹر عبد الرحمن صاحب نومسلم بچوں کیلئے نہایت مفید ہے

قیمت ۴ر

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ر

اختیار الاسلام مصنفہ شیخ عبد الرحمن صاحب نومسلم۔ آریہ مذہب کے رد میں ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید

حصہ سوم ۷ر

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہوگیا تھا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی شک ہوگیا تھا کہ میری بائیں طرف کے کل اعضا کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء کے گئے لیکن بہت کم فائدہ مند ہوئے یا عارضی فائدہ ہوا - آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا استعمال میں نے کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئیں میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مفید مقوی دوائی نہیں آئی۔ میری تحریک پر بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ میں نے - میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی۔

راقم - محبوب عالم ممبر مال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ)

(سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور)

ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کے متعلق دے رہا ہے یہ گولیاں تمام عصبی نظام پر ازحد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہوگئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے سے اکتا جاتے ہوں انشاء اللہ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کیلئے گھنٹوں کا کام کرنیکی طاقت پیدا ہو جاوے گی۔ یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے۔ قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ (للعہ) جس گولی ایک روپیہ (عہ)

علاوہ بریں اور کئی امراض تہائی اور ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں از انجملہ سرمہ عجیب - دھند - جالا - پھل - خارش چشم - دمعہ - آنکھوں سے پانی جاری رہنا - پچ پن - اور خفیف پھولا کیلئے بے نظیر ہے قیمت فی تولہ عہ دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرص فیبکس عہ سفوف جریان دو ہفتہ کیلئے عہ سفوف مفرح ہاضم - دیرینہ نقور ہضم جس میں ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو - طبیعت بیکل بے چین اور کاہل رہتی ہو پشت پہلو اور فم معدہ میں گاہ گاہ درد سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی بکس عہ

پتہ خوش خط بعہ حالات مفصل عمر نام اور ڈاکخانہ درج ہوں

محصول وجوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی - دروازہ سیالکوٹی - گوجرانوالہ